غیر مسلم ممالک میں قانون توہینِ مذاہب و رسالت
(ایک تقابلی مطالعہ)

محمد فاروق عبداللہ *

محمد عبداللہ **

قانون توہینِ مذاہب وانبیاء علیہم السلام دنیا کے تقریباً تمام ملکوں میں تھوڑی بہت معمولی تبدیلیوں کے ساتھ نافذ رہا ہے۔ اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں حضرت محمد ﷺ نے اپنے گستاخان کو موت کی سزا اپنے حکم سے اپنے صحابہ کے ہاتھوں دلوائی، اور یہ یقیناً اللہ کے حکم سے ہوا، اسی طرح دیگر انبیاء کرام کی الہامی تعلیمات میں بھی اس جرم کی سزا مختلف انداز میں مذکور ہے۔ اکثر مشرقی اور یورپی ملکوں میں Blashphemy کسی نہ کسی صورت میں قابل مواخذہ جرم رہا ہے، آسمانی صحائف کو ماننے والی اقوام جہاں بھی حکمران رہی ہیں وہاں توہینِ مذہب ورسالت کی سزا پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ یورپ کے کئی غیر مسلم ممالک میں اب بھی (Blashphemy Law) یعنی توہین مذہب پر مشتمل قوانین موجود ہیں، آسٹریلیا، ڈنمارک، فن لینڈ، یونان، اٹلی اور آئر لینڈ میں اب بھی توہین مذہب کا قانون موجود ہے۔ جبکہ دیگر بہت سے ممالک میں توہین کو (Offense) یعنی جرم قرار دیا جاتا ہے۔ ان ممالک میں سائپرس، چیک ریپبلک، ڈنمارک، سپین، فن لینڈ، جرمنی، اٹلی، نیدر لینڈ، پولینڈ اور پرتگال شامل ہیں۔ اگرچہ مغربی میں ایسے قوانین کا اطلاق بہت کم ہوتا ہے، لیکن اس کی سزائیں قید اور جرمانے پر مشتمل ہیں جس کی نظائر بھی ملتی ہیں۔ مغربی ممالک میں توہین مسیح جیسے جرم کی سزا سزائے موت کی صورت میں نافذ رہی ہے جو کچھ ممالک میں عمر قید کی صورت میں اب بھی موجود ہے جبکہ مغربی ممالک اقلیتوں یا آزادی اظہار رائے کے نام پر مسلم ممالک میں آپ ﷺ کی اہانت سے متعلق قوانین کو ختم کروانے میں سرگرم رہتے ہیں۔

مقالہ ہذا میں پہلے بائبل کی روشنی میں اہانت سے متعلق قوانین کا جائزہ لیا گیا ہے اور پھر ہر برا عظم

---

* پی ایچ ڈی اسکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

** پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

سے پندرہ منتخب غیر مسلم ممالک کے توہین رسالت اور مذہب سے متعلق قوانین کو پیش کیا گیا ہے واضح رہے کہ ان ممالک کے موجودہ قوانین کسی ایک کتاب میں یکجا صورت میں نہیں ہیں اور مغربی ممالک میں سیکولرازم کے زیر اثر کچھ ممالک کے قوانین میں حالیہ سالوں میں نرمی بھی کی گئی ہے چنانچہ انٹرنیٹ کی مدد سے غیر مسلم ممالک برطانیہ، امریکا، کینیڈا، فرانس، ڈنمارک، ناروے، اسرائیل، آسٹریلیا، جرمنی، آسٹریا، برازیل، آئرلینڈ، یونان، مالٹااور زمباوے کے حالیہ قوانین تک رسائی حاصل کرکے ان کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

بائبل میں توہینِ رسالت کی سزا

بائبل مقدس میں شریروں اور ٹھٹھہ مارنے والوں کا بہت ذکر آیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ خدا کے ناپسندیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ پھر خدا نے ایسے لوگوں کے لیے جو سزا مقرر کی ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ شریر اور ٹھٹھہ مارنے والے لوگ کس طرح کے ہوتے ہیں اور خدا نے ایسے لوگوں کے لیے کیا سزا مقرر کی ہے۔ زبور میں داؤد علیہ السلام کے حوالے سے درج ہے:

"شریروں نے میرے لیے پھندا لگایا تو بھی میں تیرے قوانین سے نہیں بھٹکا"۔(۱)

اسی طرح امثال میں درج ہے:

"ناگہانی دہشت سے خوف نہ کھانا اور نہ شریروں کی ہلاکت سے جب وہ آئے"۔ (۲)

گویا شریر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ہمیشہ نبیوں اور پیغمبروں کو اذیتیں دیتے ہیں اور ہلاک کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ یہ ٹھٹھہ مارنے والے لوگ کس طرح کے ہوتے ہیں انجیل لوقا میں مذکور ہے۔

"جو لوگ یسوع کو پکڑے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے تھے اور اس کی آنکھیں بند کرکے اس سے پوچھتے تھے کہ نبوت سے بتا تجھے کس نے مارا"۔ (۳)

اس سے معلوم ہوا کہ بائبل کے مطابق نبیوں کی توہین کرنے والے دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ جو نبیوں کو قتل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں یعنی شریر اور دوسرے وہ جو نبی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کی نبوت پر شک کرتے ہیں اور نبی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں یعنی ٹھٹھہ باز۔ بائبل میں ان دونوں طرح کے توہینِ رسالت کے مرتکب مجرموں کے لیے کیا سزا تجویز کی گئی ہے ملاحظہ ہو۔

"شریروں کے گھر پر خداوند کی لعنت ہے، لیکن فروتنوں کے مسکن پر اس کی برکت ہے۔ یقیناً وہ ٹھٹھہ بازوں پر ٹھٹھہ مارتا ہے لیکن فروتنوں پر فضل کرتا ہے۔ دانا جلال کے وارث ہوں گے لیکن احمقوں کی ترقی شرمندگی ہوگی"۔ (۴)

بائبل میں توہین مذہب کی سزا

مجموعی طور پر بائبل میں بھی توہین مذہب (جس میں خدا اور اس کے رسول بھی شامل ہیں) کی سزا سزائے موت ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

”اور جو خداوند کے نام پر کفر بکے ضرور جان سے مارا جائے۔ ساری جماعت اسے قطعی سنگسار کرے خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی۔۔۔ جب پاک نام پر کفر بکے تو ضرور جان سے مارا جائے۔“ (۵)

توہین خدا یا رسالت تو بڑی دور کی بات جو شخص کاہن اور قاضی کے سامنے گستاخی سے پیش آئے تو از روئے بائبل اس کے رویے کی سزا بھی سزائے موت ہے۔ بائبل تو انبیائے کرامؑ کے ان خدام کی توہین پر قتل کی سزا دیتی ہے، جو انبیائے کرامؑ کی ماتحتی میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔
جیسا کہ بائبل کی کتاب استثناء میں درج ہے کہ

”شریعت کی جو بات وہ تجھ کو سکھائیں اور جیسا فیصلہ تجھ کو بتائیں اسی کے مطابق کرنا اور وہ جو کچھ فتویٰ دیں اس سے دائیں یا بائیں نہ مڑنا اور اگر کوئی شخص گستاخی سے پیش آئے تو اس کاہن کی بات جو خداوند تیرے خدا کے حضور خدمت کے لیے کھڑا رہتا ہے یا اس قاضی کا کہنا نہ سنے تو وہ شخص مار ڈالا جائے اور تو اسرائیل سے ایسی برائی کو دور کر دینا اور سب لوگ ڈر جائیں گے اور پھر گستاخی سے پیش نہیں آئیں گے۔“ (٦)

ممکن ہے یہاں یہ کہہ دیا جائے کہ ”استثناء“ بائبل کے اس حصے کی کتاب ہے جو عہد نامہ قدیم کہلاتا ہے اور اس کا تعلق موسوی شریعت سے ہے۔ لیکن یہ بات بے فائدہ ہوگی اس لیے کہ عہد نامہ جدید یعنی مسیحی شریعت کی کتاب ”متی کی انجیل“ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واضح طور پر اعلان فرمایا ہے کہ

یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں، منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ (۷)

گویا عہد نامہ قدیم کے یہ احکام مسیحی شریعت کا بھی بدستور حصہ ہیں، یہودیت اور عیسائیت میں ارتداد ایک ناقابل معافی جرم ہے اور یہودیت اور عیسائیت کی تاریخ میں بھی ارتداد کی سزا موت ہی ہے۔ عیسائی تاریخ محض علمی اختلاف رکھنے پر قتل و غارت گری کے واقعات سے بھری پڑی ہے اہل کتاب کو اسلام کا توہینِ رسالت پر قانون قابلِ اعتراض اور انسانی حقوق کے خلاف نظر آتا ہے مگر ان کی اپنی مقدس کتاب بائبل میں کاہن اور

قاضی کی توہین پر قتل کے فتوے اعتراض سے بالاتر نظر آتے ہیں ۔اب مختلف غیر مسلم ممالک میں اسی موضوع سے متعلقہ قوانین کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

۱۔برطانیہ:۔

انگلینڈ، شمالی آئرلینڈ،اسکاٹ لینڈاور ویلز :انگلستان چار دستور ساز ملکوں پر مشتمل ایک وحدانی خود مختار ریاست ہے۔انگلینڈ اور ویلز میں " توہین رسالت "اور توہین آمیز (libel) کے قوانین کو ۲۰۰۸ میں ختم کر دیا گیا تھا. تاہم اسی طرح کے قوانین اسکاٹ لینڈ میں اور شمالی آئرلینڈ میں قوانین کی کتابوں پر موجود ہیں۔تاریخی طور پر توہین رسالت کا قانون صرف عیسائیت کی توہین کے لئے بنایا گیا تھا۔برطانیہ میں توہین رسالت کا قانون خاص طور پر عیسیٰؑ کی توہین کے خلاف موجود ہے۔ قرون وسطی کے دور میں "توہین رسالت" کی سزا موت تھی۔۱۸۴۱ء میں ایک شاعر Edward Moxon کو اس جرم کا مرکب پایا گیا،اوراسے جیل کی سزا سنائی گئی۔۱۹۴۹ء میں Denning نے اعلان کیا کہ "توہین رسالت" اب ایک "مردہ خط" قانون ہے۔تاہم ۱۹۷۷ء میں ایک اور توہین آمیز نظم کی اشاعت پر اس قانون کا احیاء ہوا۔(۸)

۱۹۷۷ء میں James Kirkup کی ایک نظم بعنوان The Love That Dares to Speak Its Name جس میں یسوع مسیح کا کردار(معاذاللہ) جنس زدہ کے طور پیش کیا گیا۔ ڈینس لیمون جنس پرستوں کے میگزین Gay News کا ایڈیٹر تھا جس نے اس نظم کو شائع کیا۔توہین رسالت کے قانون کے تحت سزا مریم وائٹ ہاؤس کے استغاثہ کی وجہ سے تھا جس نے ڈینس لیمون کے خلاف ۱۹۷۷ء میں عدالت میں درخواست دی تھی۔ڈینس لیمون اسی اخبار کا ایڈیٹر تھا اور اس کے اخبار نے ایک متنازعہ نظم شائع کی تھی اس نظم میں حضرت عیسیٰؑ کے خلاف توہین آمیز الفاظ استعمال کیے تھے۔(۹) اس جرم میں لیمون کو ۵۰۰ پونڈ جرمانہ ۹ ماہ کی معطلی کی سزا دی گئی، Gay News پر جرمانہ ایک ہزار پونڈ عائد ہوا لیکن عدالت کے اخراجات کے دس ہزار پونڈ ادا کرنا پڑا گیا تھا، ڈینس لیمون بعد ازاں ایڈز کی بیماری کا شکار ہوا اور ۱۹۸۲ء میں اس نے اخبار بیچ ڈالا جو ۱۹۸۳ء میں بند ہو گیا اور ۱۹۹۴ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔(۱۰)اس فیصلے کے بعد شکایت کرنے والی خاتون میری وائٹ ہاؤس نے کہا تھا کہ میں بہت خوش ہوں کیونکہ اب مجھے لگتا ہے کہ دوبارہ کوئی ایسی توہین آمیز حرکت نہ کرے گا، لیکن اس کی یہ بات سچ ثابت نہ ہوئی۔

.برطانوی اخبار ٹیلیگراف کے مطابق اس کے بعد ۲۰۰۲ء میں اسی نظم کو ہم جنس پرستوں کے ایک گروہ نے دانستہ طور پر توہین رسالت کے قانون کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بلند آواز سے لندن کے چرچ سینٹ

مارٹن ان فیلڈز کی سیڑھیوں پر اسی گستاخانہ نظم The Love That Dares to Speak Its Name کو دہرایا یہ احتجاج بغیر کسی بڑے رد عمل کے یہ اعلان کرکے ختم ہو گیا کہ توہین مسیح کے اس قانون کو ختم کیا جائے۔ ایک بار پھر سینٹ مارٹن ان دی فیلڈ چرچ نے مقدمہ کی پیروی تو کی مگر سزا دلانے میں ناکام رہا۔(۱۱)

یہ قانون ایک بار بار ۲۰۰۷ء میں اس وقت حرکت میں آیا جب ایک بنیاد پرست عیسائی گروپ کریسچن وائس نے نجی طور پر BBC کے خلاف مقدمہ درج کروایا یہ مقدمہ بی بی سی پر ایک پروگرام نشر کرنے پر چلایا گیا جس میں عیسائی عقیدہ کے خلاف مواد شامل تھا۔ بی بی سی کے خلاف مقدمہ ویسٹ سنٹر کے مجسٹریٹ نے خارج کر دیا۔ کرسچئن وائس نے مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل بھی کی۔ ہائی کورٹ نے بھی اپیل خارج کر دی۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ توہین رسالت قانون کا اطلاق تھیٹر ایکٹ ۱۹۶۸ء کے تحت نہیں ہوتا۔(۱۲)

۵ مارچ ۲۰۰۸ء کو "Criminal Justice and Immigration Act 2008 میں ترمیم کی گئی۔ جس کی شق ۷۹ کے مطابق

> The offences of blasphemy and blasphemous libel under the common law of England and Wales are abolished. Extend to England and Wales only.(13)

انگلینڈ اور ویلز کے کامن لاء میں سیکشن ۷۹ کے تحت توہین رسالت کو ختم کر دیا گیا۔ ۸ مئی ۲۰۰۸ء کو اس پر شاہی دستخط کے بعد یہ ترمیم قانون کی شکل اختیار کر گئی۔

۲۔ امریکہ:

امریکہ میں پہلے تو توہین رسالت کی سزا موت تھی مگر اب یہ سزا ناپید ہو چکی ہے۔ بیسویں صدی میں امریکا میں توہین رسالت کے قوانین کو غیر مؤثر کرنے پر کام شروع ہوا، اور کہا گیا کہ یہ قوانین امریکی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس قانون کو غیر مؤثر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شق کا سہارا لیا جاتا ہے۔

> Congress shall make no law respecting an establishment of religion, or prohibiting the free exercise thereof; or abridging the freedom of speech, or of the press; or the right of the people peaceably to assemble, and to petition the Government for a redress of grievances.(14)

کانگریس ایسا کوئی قانون نہیں بنائے گی جو کہ مذہب کے قیام اور احترام سے متعلق ہو۔ یا جو آزادی اظہار پر قدغن لگاتی ہو، لوگوں کا حق ہے، کہ وہ اپنے مؤقف کے اظہار کے لئے پر امن اجتماع کر سکیں۔ اور

شکایات کے ازالے کے لئے حکومت کو درخواست کرسکیں۔

ماسا چوسٹ ، مشی گن ،اوکلوہاما، ساؤتھ کیرولینا، ویومنگ اور پنسو یلینا میں توہین رسالت کی سزا کا حوالہ ملتا ہے۔ کچھ ریاستوں میں ابتدائی دور کا قانون بھی کتابوں میں موجود ہے۔ مثال کے طور پر ماسا چوسٹ (Massachusetts) کے جنرل لاء ۲۷۲ کے سیکشن ۳۶ کے تحت آج بھی توہین رسالت کا قانون موجود ہے۔

> Whoever wilfully blasphemes the holy name of God by denying, cursing or contumeliously reproaching God, his creation, government or final judging of the world, or by cursing or contumeliously reproaching Jesus Christ or the Holy Ghost, or by cursing or contumeliously reproaching or exposing to contempt and ridicule, the holy word of God contained in the holy scriptures shall be punished by imprisonment in jail for not more than one year or by a fine of not more than three hundred dollars, and may also be bound to good behavior.(15)

خدا کی ذات پر بہتان دھرنا، خدا کی تخلیق اس کے اختیار، یا یوم آخرت کے بارے میں لعنت و ملامت یا الزام لگانا اور گالی گلوچ کرنا، حضرت عیسیٰ پر الزام تراشی، ان کی کتاب کو بُرا بھلا کہنا قانونی جرم ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ سزا ایک سال ہے اور زیادہ سے زیادہ جرمانہ ۳۰۰ ڈالر ہے۔ اور یہ سزا بھی اچھے رویے کے ساتھ مشروط ہے۔ میری لینڈ ریاست میں ۱۹۳۰ء کے ترمیمی ایکٹ کے تحت ایسے کسی بھی قانون کے اجراء کی ممانعت ہے جو ۱۸۷۹ء کی کوڈیفیکشن میں جس کے مطابق توہین رسالت سے باز رکھا گیا ہے۔ ایکٹ ۲۷ سیکشن ۱۸۹ کے مطابق

> If any person, by writing or speaking, shall blaspheme or curse God, or shall write or utter any profane words of and concerning our Saviour, Jesus Christ, or of and concerning the Trinity, or any of the persons thereof, he shall, on conviction, be fined not more. Than one hundred dollars, or imprisoned not more than six months,or both fined and imprisoned as aforesaid, at the discretion of the court. 16

اگر کوئی شخص تحریری یا زبانی ایسے الفاظ کا استعمال نہیں کر سکتا جس میں خدا یا حضرت عیسیٰ کی توہین کا عنصر نمایاں ہو۔ یا ایسا شخص ایسے الفاظ لکھے یا بولے جس میں حضرت عیسیٰؑ یا عقیدہ تثلیث کی بے حرمتی کی گئی ہو۔ تو توہین رسالت کے مرتکب ایسے شخص کو زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ ڈالر جرمانہ اور ایک سال قید کی سزا دی جاسکتی

ہے۔ عدالت کوئی ایک یا دو سزائیں دینے کی مجاز ہوگی۔

امریکا میں Abner Kneeland نامی ایک شخص کو ۱۸۳۸ء میں توہین رسالت کے قانون میں جیل بھیجا گیا تھا، اس پر الزام تھا کہ اس نے خدا کے وجود کا انکار کر کے اصنام پرستی Pantheism کے فلسفے پر خطوط شائع کئے ہیں۔ اور اس میں یسوع مسیح کی توہین اور انکار بھی شامل ہے۔ Abner Kneeland نے اپنے دفاع میں تین نکات اٹھائے پہلا یہ کہ وہ ملحد نہیں ہے کیونکہ اس نے خدا کے وجود کا کبھی انکار نہیں کیا، دوسرا یہ کہ توہین رسالت کا یہ کیس میساچوسٹس آئین کی عطا کردہ مذہبی آزادی کے خلاف ہے۔ اور تیسرا یہ کہ یہ قانون پریس کے آزادی کے متضاد ہے۔ عدالت نے ان تمام نکات کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اس کا پہلا نکتہ بدنیتی پر مبنی ہے، دوسرا نکتہ یہ کہ عدالت نے ریاست کے تمام قوانین کا مطالعہ کیا ہے۔ اور توہین رسالت کا قانون بذات خود مذہبی آزادی کا ضامن ہے، اور تیسرے نکتے کا جواب یہ ہے کہ پریس کو لامحدود آزادی حاصل نہیں ہے۔ چنانچہ Kneeland کو ساٹھ دن کی قید کی سزا سنائی گئی۔ (۱۷)

امریکا میں آخری کیس اس سلسلے میں ۱۹۲۸ء میں ایک ملحد Charles Lee Smith کے خلاف ہوا، اس نے امریکا کی ایک ریاست آرکنساس کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر لٹل راک میں ایک سٹور کرائے پر لے کر وہاں ملحدانہ لٹریچر رکھا، جب اس کے خلاف کیس چلا تو اس نے عدالت میں خدا کے نام پر حلف لینے سے بھی انکار کر دیا اور کہا کہ وہ دہریہ ہے۔ تب جج نے اس کو فحش گوئی، بہتان اور توہین آمیز لٹریچر کی تشہیر کے الزام میں ۲۵ ڈالر کا جرمانہ اور چھبیس دن جیل کی قید سنائی۔ (۱۸)

۳۔ کینیڈا:۔

(Blasphemous Libel) کے عنوان سے کینیڈا میں قانون موجود ہے۔ کریمینل کوڈ آف کینیڈا کے مطابق بھی گستاخی یا توہین ایک جرم ہے۔ مگر Charter of rights and freedoms کو اس پر فوقیت حاصل ہے۔ آخری بار اس سلسلہ میں ۱۹۳۵ میں کارروائی کی گئی۔ اگرچہ انسانی حقوق اور آزادی کو عام طور پر کینیڈا میں برقرار رکھا جاتا ہے۔ اور بنیادی حقوق کو آئینی تحفظ کی وجہ سے شاید قید کی سزا بھی ناقابل عمل ہے لیکن بہر حال قانون موجود ہے۔ آرٹیکل ۲۹۶ کے مطابق

> Every one who publishes a blasphemous libel is guilty of an indictable offence and liable to imprisonment for a term not exceeding two years....No person shall be convicted of an offence under this section for expressing in good faith and in decent language, or attempting to establish by argument used in

good faith and conveyed in decent language, an opinion on a religious subject.(19)

ہر وہ شخص جو کوئی توہین آمیز مواد شائع کرنے کا واضح مرتکب پایا جائے، تو اسے دو سال تک قید کی سزا سنائی جا سکتی ہے، اس حقیقت کی نشاندھی کی جائے گی کہ وہ مواد گستاخانہ ہے یا نہیں، اس آرٹیکل کا نفاذ ایسے فرد پر نہ ہوگا جو اپنے عقیدے کا اظہار اچھے انداز اور مناسب الفاظ کے ساتھ کرے، اور اپنے عقیدے کے اظہار کے لئے اپنے دلائل کو مناسب زبان میں پیش کرے، اور ایک رائے کے طور پر پیش کرے۔

کینڈا کے نئے وزیر اعظم Justin Trudeau اور ان کی جماعت لبرل پارٹی مذہبی رواداری کے حوالے بہت اچھی شہرت کے حامل ہیں۔برطانوی اخبار Independent ۲۵ مارچ ۲۰۱۷ کے مطابق کینیڈین پارلیمینٹ نے اسلام کو بدنام کرنے کے خلاف قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کرلی ہے۔یہ قرارداد لبرل پارٹی کی مسلمان رکن پارلیمینٹ اقراء خالد کی جانب سے پیش کی گئی ہے۔اس قرارداد پر پارلیمینٹ میں دو روز تک بحث جاری رہی، غیر ملکی میڈیا کے مطابق قرارداد میں کینیڈین حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اسلام فوبیا، مذہبی امتیاز اور نسلی تفریق جیسے معاملات کی مذمت کی جائے، کنزرویٹو پارٹی نے اس قرارداد کی بھرپور مخالفت کی تاہم اس کے باوجود ۲۰۱ ووٹوں کے ساتھ یہ قرارداد منظور کرلی گئی۔ جبکہ اس کی مخالفت میں ۹۱ ووٹ ڈالے گئے۔(۲۰)

۴۔ فرانس:۔

فرانس میں Blashphemy کی تعریف کو فرانسیسی ماہرین اخلاقیات کے ایک طویل مباحثے کے بعد تیرہویں صدی میں متعارف کیا گیا۔St. Thomas Aquinas نے اس تعریف کو متعین کیا اور اسے A Sin of language یعنی زبان کا گناہ قرار دیا۔فرانس کلیسائی دشمنی، مذہبیت کے منکر ملک اور آزادی اظہار کے حوالے سے جانا جاتا ہے، لیکن اس کے باوجود یہاں Blashphemy Law ۲۰۱۶ء تک موجود رہا ہے۔۱۹۵۸ء کے دستور کے مطابق فرانس ایک کٹر سیکولر ریاست ہے۔ لیکن اس کے باوجود سیکولرازم کا نفاذ فرانس کے تمام علاقوں پر ایک جیسا نہیں رہا ہے کیونکہ Alsace-Moselle السیس موسیلے کے نام سے معروف علاقہ جو فرانس کا مشرق میں ہے اور اس کی سرحد جرمنی سے ملحق ہے۔(Metz) میٹز اور (Strasbourg) سٹراسبرگ یہاں کے معروف شہر ہیں۔۱۹۰۵ء میں یہ علاقہ جرمن سلطنت کے ماتحت تھا۔اس علاقے میں کیتھولک، لوتھرن، کیلونسٹ، اور یہودی گروپوں کے اراکین اپنے مذہبی گروپ کو انکم ٹیکس مختص کرنے کے لئے انتخاب کا حق رکھتے ہیں۔ جبکہ مقامی حکومتیں بھی مذہبی عمارتوں کی تعمیر کے لئے مالی مدد فراہم کر سکتے

ہیں۔اسی علاقے میں مذہبی توہین کا قانون آرٹیکل ۱۶۶، ۱۶۷ مقامی پینل کوڈ کے مطابق ۲۰۱۶ء تک موجود تھا،اکتوبر ۲۰۱۶ء میں توہین رسالت کی دفعات کو سینٹ کی طرف سے منسوخ کیا گیا۔(۲۱)

فرانس میں ۱۹۰۵ء میں ہی The separation of church and state کا قانون پاس ہوا تھا۔اور ۱۹۴۵ء میں اسے آئین کا مستقل حصہ بنا دیا گیا۔اس کے مطابق حکومت اور تمام انتظامی اداروں کو مذہب اور اس کے ہر طرح کے اظہار سے باز رہنا تھا۔لیکن عام شہریوں اور تنظیموں کو اس قانون کے مطابق مکمل آزادی ہے کہ وہ جیسے بھی چاہیں اپنی پسند کے مذہب کے اظہار کے لئے آزاد ہیں۔(۲۲) میگزین چارلی ہیبڈو کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد فرانسیسی مسلمانوں نے Alsace-Moselle کے قانون کے مطابق ہی ۲۰۱۴ء میں میگزین کے خلاف دعویٰ کیا تھا۔سیکولر ایکٹیوسٹ حلقوں نے اسی قانون کو ختم کرنے کے لئے مہم بھی چلائی تھی۔

۷ جنوری ۲۰۱۵ء کو Saïd اور Chérif Kouachi دو بھائیوں نے رائفلز اور دیگر ہتھیاروں سے لیس ہو کر فرانسیسی میگزین چارلی ہیبڈو کے دفاتر پر حملہ کیا، جس سے ۱۲ افراد ہلاک اور ۱۱ زخمی ہو گئے(۲۳)

۵۔ ڈنمارک

ڈنمارک میں "توہین رسالت" کا قانون، موجود ہے، اور چار ماہ کی قید کی سزا کے ساتھ بہت کم استعمال کیا جاتا ہے اگرچہ، 'توہین رسالت' کے لئے ایک پراسیکیوشن ۲۰۱۷ء میں لایا گیا تھا. یہاں توہین رسالت کا قانون ضابطہ فوجداری پر مشتمل ہے،ڈنمارک کے ضابطہ فوجداری کا سیکشن ۱۴۰ ملاحظہ ہو۔

> Any person who, in public, ridicules or insults the dogmas or worship of any lawfully existing religious community in this country shall be liable to a fine or to imprisonment for any term not exceeding four months.(24)

اس ملک میں کوئی بھی شخص جو عوام میں قانونی طور پر تسلیم شدہ مذہب، عقیدہ یا عبادت کی توہین یا تمسخر کرے۔تو اس کی خلاف ورزی کی صورت میں اس پر جرمانہ اور جیل میں چار ماہ کی سزا کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

فروری ۲۰۱۷ء میں، تقریبا ۵۰ سال کے وقفہ کے بعد پبلک پراسیکیوٹرز نے توہین رسالت قانون کے تحت ایک شخص پر الزام عائد کیا جس نے قرآن مجید کا ایک نسخہ جلانے کی اپنی ویڈیو پوسٹ کی۔ یہ 'توہین رسالت' کے لیے ڈنمارک میں چوتھا استغاثہ تھا۔(۲۵) پہلا واقعہ ۱۹۷۱ء میں پیش آیا تھا،جب ڈنمارک ریڈیو اسٹیشن کے دو پروڈیوسرز پر عیسائیت کا مذاق اڑانے والا ایک گانا نشر ہونے کے بعد الزام عائد کیا گیا تھا، لیکن اسے بری کر دیا گیا تھا۔دیگر مقدمات میں استغاثہ کی طرف سے غور کیا گیا لیکن کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی

گئی۔(۲۶)

پینل کوڈ کا پیرا گراف نمبر ۱۴۰ جو توہین کے بارے میں ہے۔ یہ پیرا گراف ۱۹۳۸ء سے استعمال نہیں کیا گیا۔اس کوڈ کا پیرا گراف نمبر (۲۶۶-بی) نفرت انگیز تقریر کے بارے میں ہے،اس پیرا گراف کو ایک تسلسل کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ۲۰۰۴ء میں گستاخی سے متعلقہ کلاز کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن کثرت رائے سے اسے مسترد کر دیا گیا۔

۲۰۰۶ء میں اخبار Jyllands-Posten سے تفتیش کی گئی تھی جس نے گستاخانہ خاکوں کے ایک مجموعے کو "The Face of Mohamed" کے عنوان کے تحت شائع کیا، لیکن کسی پر کوئی بھی فرد جرم عائد نہیں کی گئی تھی۔ ۲۰۱۷ء سے پہلے بھی عدالت میں توہین رسالت کے مقدمات کی کوششوں کو استغاثہ کی طرف سے آزادی اظہار کے نام پر مسترد کر دیا گیا۔ جبکہ واضح رہے کہ ڈنمارک کے قانون ضابطہ فوجداری کے سیکشن ۲۶۰بی کے مطابق کسی فرد کو ایسی توہین کی اجازت نہیں،ملاحظہ ہو

> Any person "who, publicly or with the intention of wider dissemination, makes a statement or imparts other information by which a group of people are threatened, insulted or degraded on account of their race, colour, national or ethnic origin, religion, or sexual inclination shall be liable to a fine or to imprisonment for any term not exceeding two years. 27

اگر کوئی شخص عوامی طور پر کوئی ایسا بیان یا معلومات کی نشر واشاعت کرے جس میں لوگوں کے کسی گروہ کو دھمکی دی جارہی ہو، یا زبان رنگ نسل، قوم اور مذہب کی بنیاد پر توہین کی جارہی ہو، یا جنسی ترغیب دی جائے تو ایسا فرد جرمانے اور دو سال تک کی قید کا مستحق ہو گا۔

۶۔ ناروے

ناروے میں بھی توہین رسالت کا قانون موجود تھا۔ ناروے کے پینل کوڈ کے سیکشن ۱۴۲ کے مطابق

> Any person who by word or deed publicly insults or in an offensive or injurious manner shows contempt for any creed whose practice is permitted in the realm or for the doctrines or worship of any religious community lawfully existing here, shall be liable to fines or to detention or imprisonment for a term not exceeding six months. (28)

کوئی بھی شخص جو کسی لفظ یا عمل کے ذریعے عوامی سطح پر توہین کرے، جو کہ دوسروں کے کئے ناگوار یا

نقصان دہ ہو، کسی بھی مذہب کی توہین کو ظاہر کرتا ہے، جس پر پریکٹس کی اس ملک میں اجازت ہو۔ یا کسی کمیونٹی کے عقائد یا عبادت کی توہین ہو جس کو قانون کے مطابق یہاں رہنے کی اجازت ہو، ایسے شخص کو قید یا چھ ماہ تک جرمانے کی سزا ہو گی۔

۱۹۱۲ء میں ایک صحافی Arnfred Olsen توہین رسالت کا مجرم پایا گیا تھا؛ اس پر فری تھنکر میگزین میں ایک آرٹیکل لکھنے کا الزام تھا جس میں عیسائیت کی توہین کی گئی تھی۔ ۱۹۳۳ء میں ناروے میں ایک مصنف اور سماجی کارکن Arnulf Øverland کے خلاف اسی قانون کے تحت آخری ٹرائل کیا گیا تھا، اس پر الزام تھا کہ اس نے نارویجن سٹوڈنٹس سوسائٹی کو ایک لیکچر دیتے ہوئے عیسائیت کو Christianity, the Tenth Plague" یعنی "عیسائیت، دسویں طاعون" قرار دیا تھا۔ لیکن بعد میں اسے بری کر دیا گیا۔(۲۹)

ناروے کی پارلیمینٹ میں توہین رسالت کے اس قانون کے خلاف ۲۰۰۹ء میں ووٹنگ کی گئی تھی، لیکن یہ تبدیلی قانونی طور نافذ نہیں ہوئی تھی۔ پیرس میں چارلی ہیبڈو قتل عام کے بعد ۷ جنوری ۲۰۱۵ء کو کنزرویٹو پارٹی کے رکن Anders B اور پروگریس پارٹی کے رکن Jan Arild Ellingsen کی طرف سے اس قانون کو آزادی اظہار رائے کے خلاف قرار دیتے ہوئے پارلیمنٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب ناروے کے قانون پینل کوڈ ۱۹۰۲ء کے مطابق اب سیکشن ۱۴۲ پر ترمیم کے بعد بالآخر 29 مئی ۲۰۱۵ء میں اس قانون کو ترمیم نمبر ۳۵ کے ذریعے مستقل طور پر ختم کر دیا گیا۔

۷۔ اسرائیل:۔

اسرائیل میں پینل کوڈ کی شق ۱۷۰ اور ۱۷۳ توہین رسالت سے متعلق ہیں۔ اسرائیل کا "بنیادی قانون" مذہب یا عقیدے، اور اظہار کی آزادی کے لئے، پینل کوڈ وسیع انداز میں مذہبی معاملات پر آزادی اظہار کو محدود کرتا ہے۔ جرم خواہ توہین آمیز مطبوعات سے متعلق ہو یا "بھونڈے انداز" میں دوسروں کے مذہبی عقیدے یا جذبات کی توہین" سے ہو۔ ملکی قانون "یہودی اور جمہوری ریاست" کے طور ملک کے نام کو بیان کرتا ہے۔ قطع نظر مذہبی وابستگی کے اسرائیلی قانون مذہبی آزادی اور مکمل سماجی اور سیاسی مساوات کا وعدہ کرتا ہے چنانچہ فلسطینیوں کے ساتھ ظلم و ستم اس قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ اسرائیل کے آرٹیکل ۱۷۰ بعنوان "کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت" کے مطابق عبرانی عبارت یہ ہے۔

הנכנס שלא ברשות למקום פולחן או קבורה או למקום שיוחד לצרכי לוויית המת או לשמירת עצמותיו של מת, או נוהג במת שלא בכבוד, או גורם

הפרעה לאנשים שנתקהלו ללוויית המת, והכל בכוונה לפגוע ברגשותיו של אדם או לבזות דתו, או כשהוא יודע שהדבר עשוי לפגוע ברגשותיו של אדם או לבזות דתו, דינו – מאסר שלוש שנים.(۳۰)

اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ کو تباہ کرتا یا نقصان پہنچاتا یا توہین کرتا ہے، جو افراد کے کسی گروہ کے لئے مقدس ہو۔اور توہین کے مرتکب فرد کا مقصد ان افراد کے دین کو گالی ہو، یا اپنے علم کے نام پر ان کی توہین ہو، تو ایسے فرد کو تین سال تک قید کی سزا دی جائے گی۔

جبکہ آرٹیکل ۱۷۳ بعنوان "مذہبی احساسات وجذبات کو مجروح کرنا" کے مطابق

העושה אחת מאלה, דינו – מאסר שנה אחת(1):מפרסם פרסום שיש בו כדי לפגוע פגיעה גסה באמונתם או ברגשותיהם הדתיים של אחרים(2);משמיע במקום ציבורי ובתחום שמיעתו של פלוני מלה או קול שיש בהם כדי לפגוע פגיעה גסה באמונתו או ברגשותיו הדתיים. (۳۱)

جو شخص بھی مندرجہ ذیل جرم کا مرتکب ہو گا وہ ایک سال تک کی قید کا ذمے دار ہو گا۔اول: جو شخص بھی ایسے مواد کی اشاعت یا تشہیر کرے جس میں دوسروں کے مذہبی جذبات و عقائد کو مجروح کیا جا رہا ہو۔دوم: کسی بھی عوامی مقام پر کوئی ایسا لفظ یا جملہ لوگوں کا سنانا جو کسی بھی دوسرے مذہب کے مرد و عورت کے مذہبی احساسات پر حملہ متصور ہو۔

۸۔آسٹریلیا:۔

آسٹریلیا کی مختلف ریاستوں ،علاقوں، دولت مشترکہ آف آسٹریلیا میں گستاخی کی سزا دینے کا معاملہ یکساں نہیں ہے کچھ حصوں میں گستاخی کرنا جرم ہے جبکہ دیگر میں ایسا نہیں ہے۔نسلی اور مذہبی رواداری ایکٹ ۲۰۰۱ء کے Offence of serious religious vilification کے عنوان کے مطابق

> A person (the offender) must not, on the ground of the religious belief or activity of another person or class of persons, intentionally engage in conduct that the offender knows is likely. (a) to incite hatred against that other person or class of persons; and (b) to threaten, or incite others to threaten, physical harm towards that other person or class of persons or the property of that other person or class of persons.(32)

کسی دوسرے شخص یا طبقے کے مذہبی عقیدے یا سرگرمی کی بنیاد پر ایک شخص مجرم نہیں ہونا

چاہئے، ہاں اگر وہ جان بوجھ کر ایسے عمل میں مشغول ہو کہ جس میں وہ جانتا ہو۔ اول: کہ دوسرے شخص یا افراد کے طبقے کے خلاف نفرت ابھارنے کے لئے۔ دوم: یا دھمکی دینے، یا دوسرے گروہ یا شخص کے طبقے کو مشتعل کرنا یا جسمانی نقصان پہنچانا۔

واضح رہے کہ اس مواد میں انٹرنیٹ اور ای میل کا منفی استعمال بھی شامل ہے۔ سیکشن ۸ کے مطابق

> A person must not, on the ground of the religious belief or activity of another person or class of persons, knowingly engage in conduct with the intention of inciting serious contempt for, or revulsion or severe ridicule of, that other person or class of persons In this case, imprisonment for 6 months or 60 penalty units or both. (33)

مذہبی عقیدہ یا سرگرمیوں کی بنیاد پر ایک شخص کو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ افراد کے کسی دوسرے شخص یا طبقے کے خلاف جان بوجھ کر ایسے طرز عمل میں مشغول ہو۔ کہ وہ سنگین توہین کے ارادے سے دوسروں کو بھڑکائے۔ یا دوسرے فرد یا گروہ کے خلاف نفرت اور شدید تضحیک مقصود ہو تو خلاف ورزی کی صورت میں، ۶ ماہ یا ۶۰ پینلٹی یونٹس یا دونوں سزائیں اکھٹی بھی دی جا سکتی ہیں۔

آسٹریلیا میں The Racial and Religious Tolerance Act 2001 کے عنوان سے وکٹوریہ کی طرف سے پاس کیا گیا قانون مذہب پر تنقید کرنے والے لوگوں کے خلاف کئی بار قانونی کارروائی کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

۹۔ جرمنی:۔

جرمنی کا آئین اگرچہ ریاست کو مذہب سے الگ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض مذہبی کیمونٹیز اور دو سرکاری چرچ وسیع طور پر مراعات اور فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ جرمنی میں " Verleumdung der Religionen" کے عنوان سے یعنی "مذاہب کی توہین" پر قانون ممکنہ طور پر قید کی سزا کے ساتھ بہت وسیع اور قابل سزا ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۶۶ اب بھی "توہین رسالت" کے قانون پر مشتمل ہے۔ جو کہ مذہبی معاملات میں تنقید اور توہین کے خلاف موثر ڈھال ہے۔ اس کے تحت اگر کسی کسی عمل سے امن وامان کی صورتحال خراب ہوتی ہو تو قانون حرکت میں آسکتا ہے۔

سیکشن ۱۶۶ Defamation of religions, religious and ideological associations کے عنوان سے جرمن زبان میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

(1) Wer öffentlich oder durch Verbreiten von Schriften (§ 11 Abs. 3) den Inhalt des religiösen oder weltanschaulichen Bekenntnisses anderer in einer Weise beschimpft, die geeignet ist, den öffentlichen Frieden zu stören, wird mit Freiheitsstrafe bis zu drei Jahren oder mit Geldstrafe bestraft. (2) Ebenso wird bestraft, wer öffentlich oder durch Verbreiten von Schriften (§ 11 Abs. 3) eine im Inland bestehende Kirche oder andere Religionsgesellschaft oder Weltanschauungsvereinigung, ihre Einrichtungen oder Gebräuche in einer Weise beschimpft, die geeignet ist, den öffentlichen Frieden zu stören.(34)

اول۔ جو کوئی بھی عوامی سطح پر کسی بھی ذریعے سے ایسے تحریری مواد کو پھیلائے، یا مذہب یا دوسروں کے نظریات کو ایسے انداز سے بدنام کرے جس سے عوامی امن میں نقص پیدا ہوتا ہو۔دفعہ ۱۱ تین کے تحت تین سال تک کی قید اور جرمانے کا ذمے دار ہو گیا۔دوم۔ جو شخص عوامی طور پر یا تحریری مواد کی اشاعت کے ذریعے چرچ یا دیگر کسی مذہبی ادارے کو بدنام کرے۔یا جرمنی کی حدود میں نظریاتی تنظیم کرے۔یا اداروں اور روایات کی ایسی توہین کرے، جس کی وجہ سے نقص امن کا خدشہ پیدا ہو۔تو ایسے فعل کے مرتکب فرد کو بھی مندرجہ بالا سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۱۰۔آسٹریا:

آسٹریا میں آئین اور دیگر قوانین اور پالیسیوں میں عام طور پر اظہار رائے، ضمیر اور مذہب کی آزادی کی ضمانت ہے۔اس کے باوجود جن الفاظ سے مذہبی جذبات کی توہین ہو سکتی ہے، اس پر وہاں بھی پابندیاں موجود ہیں۔ آسٹرین ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۸۸ بعنوان "Vilification of Religious Teachings" مذہبی تعلیمات کو بدنام کرنا جرم ہے۔

Whoever publicly disparages or mocks a person or a thing, respectively, being an object of worship or a dogma, a legally permitted rite, or a legally permitted institution of a church or religious society located in Austria, in a manner capable of giving rise to justified annoyance, is liable to imprisonment for a term not exceeding six months or to a fine.35

لہٰذا جو شخص بھی عوامی سطح پر ہتک کرے یا کسی شخص یا کسی چیز مضحکہ اڑائے، یا کسی عقیدے یا عبادت کا مزاح کرے، یا کسی بھی قانونی طور پر اجازت کردہ رسم کی توہین کرے، یا چرچ اور ایسے مذہبی ادارے

کی توہین کرے جو آسٹریا کی حدود میں واقع ہو۔ جس کی وجہ سے واضح طور پر لوگوں میں ناراضگی پیدا ہو تو ایسے جرم کی سزا چھ ماہ تک کی قید اور جرمانہ ہے۔

آسٹریا میں پینل کوڈ کی دو شقیں توہین رسالت سے متعلق ہیں۔(ا) ۱۸۸: مذہبی تعلیمات کی تذلیل کرنا۔ (۲) ۱۸۹: مذہبی عبادات/معاملات میں خلل پیدا کرنا۔

۱۱۔ برازیل:۔

پینل کوڈ کی شق ۲۰۸ کے تحت برازیل میں مذہبی شخصیات، اعمال اور عبادات کی کھلے عام توہین کرنا قابل سزا جرم ہے۔ اس کی سزا ایک ماہ سے لے کر ایک سال تک قید یا جرمانہ ہو سکتی ہے۔ پرتگیزی زبان میں آرٹیکل ۲۰۸ ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

> Escarnecer de alguém publicamente, por motivo de crença ou função religiosa; impedir ou perturbar cerimônia ou prática de culto religioso; vilipendiar publicamente ato ou objeto de culto religioso: Pena - detenção, de um mês a um ano, ou multa. Parágrafo único - Se há emprego de violência, a pena é aumentada de um terço, sem prejuízo da correspondente à violência.36

آرٹیکل ۲۹۸ کے مطابق عوامی سطح پر کسی مذہبی عقیدے یا تقریب میں مزاح کرنا، کسی کے مذہب اور عقیدے کی وجہ سے اس کی تضحیک کرنا، مذہبی تقریب میں رکاوٹ پیدا کرنا یا کسی مرد اور عورت کو اس کے عقیدے پر پریشان کرنا، کسی کی مذہبی عبادت پر اعتراض کرنا۔ اس کی سزا ایک ماہ قید سے ایک سال تک کی سزا ہے۔ اور اگر اس مسئلے میں تشدد موجود ہو تو بنا کسی تعصب کے جرمانہ اور سزا میں ایک تہائی کا اضافہ ہو سکتا ہے۔

۱۲۔ آئرلینڈ:۔

آئین اور دیگر قوانین اور پالیسیاں خیالات کی آزادی، ضمیر اور مذہب، اسی طرح اظہار، اسمبلی اور ایسوسی ایشن کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ یہاں کیتھولک چرچ با اثر ہے۔ عام طور پر مذہب کے لئے متعدد مراعات موجود ہیں، اور توہین رسالت کے قوانین حال ہی میں ۲۰۰۹ کے طور پر کے طور پر متعارف کرائے گئے۔ آئین کا آرٹیکل ۴۰، مذہب اور شعور کی آزادی کی حفاظت کی بات کرتا ہے۔ لیکن گستاخی کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

> "The publication or utterance of blasphemous, seditious, or indecent matter is an offence which shall be punishable in

accordance with law." 37

کسی بھی گستاخانہ کلام کی اشاعت یا توہین آمیز جملے،اور باغیانہ یا نامناسب جملے ایک جرم ہے، جس میں قانون کے مطابق تعزیری کاروائی کی جائے گی۔

"Defamation Act 2009. کے مطابق اگر کوئی شخص گستاخی کرتا ہے۔تو اس ایکٹ کی دفعہ ۳۶ ایکٹ"کے مطابق

A person who publishes or utters blasphemous matter shall be guilty of an offence and shall be liable upon conviction On indictment to a fine not exceeding 25,000/. 38

جو شخص کوئی توہین آمیز کلام کی اشاعت یا کہنے کا مرتکب ہوگا، تو عدالتی کاروائی میں فرد جرم ثابت ہونے کے بعد اس کو زیادہ سے زیادہ پچیس ہزار پونڈ تک جرمانے کے سزا سنائی جائے گی۔چنانچہ آئر لینڈ میں توہین رسالت آئینی طور پر جرم ہے یہ قانون ۹ جولائی ۲۰۰۹ کو پاس ہوا اور یکم جنوری ۲۰۱۰ کو نافذ کیا گیا۔

۱۳۔یونان:۔

یونان میں پینل کوڈ کی شق ۱۹۸، ۱۹۹ اور ۲۰۱ توہین کو جرم قرار دیتی ہے حالیہ برسوں میں یونان میں توہین رسالت کے مقدمات کی ایک بڑی تعداد کو یہاں دیکھا گیا ہے۔یونانی پینل کوڈ کا آرٹیکل ۱۹۸ کہتا ہے کہ

"1. One who publicly and maliciously and by any means blasphemes God shall be punished by imprisonment for not more than two years; 2. Anyone, except as described in par.1, who displays publicly with blasphemy a lack of respect for things divine, is punished with up to 3 months in prison."(39)

اول۔جو شخص بھی عوامی سطح پر بدنیتی کے ساتھ کسی بھی طرح سے خدا کے بارے میں کفر بکے۔اسے زیادہ سے زیادہ ۲ سال تک سزا دی جائے گی۔دوم۔جو شخص بھی عوامی سطح پر توہین رسالت کرتا ہے،اور الہامی ہستیوں کے لئے پورا احترام نہیں دکھاتا۔اسے تین ماہ قید کی سزا سنائی جائے گی۔

جبکہ آرٹیکل ۱۹۹ کے مطابق

"One who publicly and maliciously and by any means blasphemes the Greek Orthodox Church or any other religion tolerable in Greece shall be punished by imprisonment for not more than two years." Similarly, the country outlaws any speech or acts that "insults public sentiment" or "offends people's religious sentiments." (40)

جس شخص نے عوامی سطح پر بدنیتی کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے یونانی آرتھوڈوکس چرچ یا کسی دوسرا مذہب جو یونان میں موجود ہے کوئی توہین کی، تو اسے زیادہ سے زیادہ دو سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح یونان میں کوئی بھی تقریر یا عمل جو عوامی جذبات کی توہین کرے یا مذہبی لوگوں کے جذبات کو مجروح کرے وہ غیر قانونی ہے۔ یونانی آئین کے آرٹیکل ۱۳ کے مطابق ارتداد بھی ایک جرم ہے۔

> The practice of rites of worship is not allowed to offend public order or the good usages. Proselytism is prohibited.(41)

عبادات کی رسومات کے دوران پبلک آرڈر میں خلل اندازی کی اجازت نہیں اور ارتداد ممنوع ہے۔

جون ۲۰۱۲ء میں یونان میں ایک ڈرامہ Corpus Christi کے تین اداکاروں کو توہین رسالت کے الزام میں گرفتار کیا گیا، پائریبس کے یونانی آرتھوڈوکس بشپ Seraphim کی طرف سے یہ مقدمہ دائر کیا گیا تھا، نیو نازی گولڈن ڈان پارٹی کے ارکان بھی بشپ کے ساتھ عدالت میں موجود تھے۔ اس کے بعد، نومبر میں، ایتھنز پبلک پراسیکیوٹر کے منتظمین، پروڈیوسر پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا گیا. الزام کے ثابت ہونے کی صورت میں انہیں کئی ماہ کی سزا کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

برطانوی اخبار رائٹرز کی خبر کے مطابق

> Actors and the producer and director of an American play in Greece that depicted Jesus Christ and his apostles as gay have been charged with blasphemy, court officials said on Friday.42

یونان میں ایک امریکی ڈرامہ یسوع مسیح اور ان کے ساتھیوں پر دکھایا گیا ہے جس کے ایکٹر، پروڈیوسر اور اداکاروں پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا گیا ہے، جس میں (معاذاللہ) حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی توہین کی گئی ہے۔ مارچ ۲۰۱۳ میں یونانی آرٹسٹ Dionysis Kavalieratos کو توہین رسالت مین عدالت کا سامنا کرنا پڑا، اس نے عیسائیت پر مبنی تین کارٹون بنائے تھے جو ایک نجی ایتھنز آرٹ گیلری میں دکھائے گئے تھے. اس مقدمے میں گیلری کا مالک بھی مدعا علیہ تھا۔ (۴۳)

۱۴۔ مالٹا:۔

مالٹا میں توہین رسالت کے خلاف قوانین کے بجائے مذہب کی توہین اور غیر اخلاقیات کے خلاف قوانین ہیں۔ مالٹا کے پینل کوڈ کا آرٹیکل ۱۶۳ اور ۱۶۴ جو ۱۹۳۳ء میں بنے تھے، جو رومن کیتھولک مذہب کی توہین کی روک تھام کرتا ہے۔ یہ دونوں آرٹیکل ۲۰۱۶ء تک نافذ رہے ہیں۔ جن کے مطابق رومن کیتھولک مذہب کی توہین کی سزا ایک ماہ سے لے کر چھ ماہ تک ہو سکتی تھی۔

آرٹیکل ۱۶۳کے مطابق

"Whosoever by words, gestures, written matter, whether printed or not, or pictures or by some other visible means, publicly vilifies the Roman Catholic Apostolic Religion which is the religion of Malta, or gives offence to the Roman Catholic Apostolic Religion by vilifying those who profess such religion or its ministers, or anything which forms the object of, or is consecrated to, or is necessarily destined for Roman Catholic worship, shall, on conviction, be liable to imprisonment for a term from one to six months. (44)

جو شخص بھی الفاظ کے ذریعے، اشاروں، تحریری مواد خواہ طبع شدہ ہو یا نہیں، یا تصاویر یا کسی اور دستیاب ذرائع سے مالٹا کے سرکاری مذہب رومن کیتھولک کی توہین کرتا ہے۔ یا رومن کیتھولک مذہب کے ماننے والوں کی توہین کرتا ہے۔ یا کوئی توہین آمیز چیز بناتا ہے۔ یا رومن کیتھولک عبادت کا تقدس مجروح کرتا ہے تو وہ ایک سے چھ ماہ تک کی مدت کے لئے قید کا ذمہ دار ہوگا۔

آرٹیکل ۱۶۴کے مطابق "کسی بھی مذہب کی توہین پر ۳ماہ تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

Article 164: Whosoever commits any of the acts referred to in the last preceding article against any cult tolerated by law, shall, on conviction, be liable to imprisonment for a term from one to three months".(45)

یعنی جو شخص بھی کسی ایسے علاوہ ازیں کسی فعل کا ارتکاب کرے گا، جو مندرجہ بالا بیان ہوئے ہیں یا وہ کسی مذہب کی توہین کرتا ہے جسے مالٹا کے قانون میں اجازت ہے تو ایسا شخص ایک سے تین ماہ تک کی قید کا سامنا کرے گا۔

لیکن ۲۰۱۶ء میں ان دونوں آرٹیکلز کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔اور اپریل ۲۰۱۶ میں آرٹیکل ۱۶۵ میں ترمیم کرکے توہین کے قانون کو اب ان الفاظ میں بدل دیا گیا ہے۔آرٹیکل ۱۶۵کی دو دفعات کے مطابق

(1)Whosoever impedes or disturbs the performance of any function, ceremony or religious service of any religion tolerated by law, which is carried out with the assistance of aminister of religion or in any place of worship or in any public place or place open to the public shall, if the impediment or disturbance causes no serious danger to public order be liable to apunishment of up to six months imprisonment and if such a

serious danger results the punishment shall be increased by one degree.(2) Any act amounting to threat or violence against the person is committed, the punishment shall be imprisonment for a term from six months to two years. 46

جو کوئی بھی قانون کی طرف سے منظور کردہ کسی بھی تقریب یا مذہبی پروگرام میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے یا تنگ کرتا ہے۔جو مذہبی منتظم کی معاونت سے ہو رہا ہو۔یا عبادت کی کسی بھی جگہ پر یا کسی عوامی مقام پر رکاوٹ یا خلل اندازی کرتا ہے۔اور یہ رکاوٹ یا خلل عوام کے لئے اور امن عامہ کے لئے کوئی سنگین خطرہ کا سبب نہیں بنتا ہے تو مرتکب فرد چھ ماہ تک کی سزا کا مستحق ہو گا۔اور امن عامہ کو سنجیدہ خطرے کی صورت میں سزا دگنا دی جائے گی۔اور اسی معاملے میں کسی فرد کو دھمکی اور تشدد کی صورت میں سزا چھ ماہ سے دو سال تک دی جائے گی۔

واضح رہے کہ مالٹا کے قانون میں آرٹیکل ۳۳۸(bb) نشے کی حالت میں توہین کو بھی سزا کا مستحق قرار دیتا ہے،ملاحظہ ہو۔

Even though in a state of intoxication, publicly utters any obscene or indecent words, or makes obscene acts or gestures, or in any other manner not otherwise provided for in this Code, offends against public morality, propriety or decency.(47)

حتیٰ کہ اگر کوئی شخص نشے کی حالت میں سرعام کوئی بھی بد تمیزی غیر اخلاقی لفظ یا بد تمیزی پر مبنی اشارہ یا عمل یا کوئی بھی ایسا طریقہ جس کا ذکر نہیں آسکا اور جو عوامی اخلاقیات و شرف کے خلاف ہو،جو جرم قرار پائے گا۔

آرٹیکل ۳۴۲ کے مطابق .

where the act consists in uttering blasphemous words or expressions, the minimum punishment to be awarded shall in no case be less than a fine (ammenda) of eleven euro and sixty-five cents (11.65) and the maximum punishment may be imprisonment for a term of three months. (48)

جب اظہار رائے گستاخانہ الفاظ پر مشتمل ہو تو اس آرٹیکل کے مطابق توہین کی سزا ۶۵ء۱۱ یورو جرمانہ سے کم اور تین ماہ قید کی سزا سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

مالٹا میں قانون کا نفاذ موجود ہے، مالٹا کے معروف اخبار Malta Independent کے مطابق ۲۰۰۹ء

میں دو آدمیوں پر توہین کا الزام عائد کیا گیا۔ ایک پر کارنیول (کیتھولک عیسائیوں کی عید) پر یسوع مسیح جیسا لباس پہننے اور دوسرے شخص پر ایک میوزک فیسٹیول میں DJ کا کام کرتے ہوئے ایسے تصاویر کی نمائش کا الزام تھا، جس ایک برہنہ عورت اور پوپ جان پال دوئم کی تصاویر شامل تھیں۔ (۴۹)

۱۵۔ زمبابوے

۱۹۸۰ء میں آزادی کے بعد افریقی ملک زمباوے میں توہین رسالت قید کی سزا کے ساتھ موجود ہے۔ یہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں پر مشتمل اکثریتی ملک ہے۔ زمباوے کے آئین میں دو مرتبہ خدا کی ذات کا حوالہ موجود ہے، تمہید کے مطابق

> Acknowledging the supremacy of Almighty God, in whose hands our future lies... And, imploring the guidance and support of Almighty God.50

" ہم خدا کی بالادستی تسلیم کرتے ہیں جس کے ہاتھ میں ہمارا مستقبل " ہے--- اور "خدا تعالیٰ کی رہنمائی اور مدد طلب " کرتے ہیں۔

زمباوے کے پینل کوڈ میں سیکشن ۴۲ دفعہ اول میں سب سے پہلے مذہب کی تعریف کے بعد ان تمام ذرائع کو بیان کیا گیا ہے جو کسی طرح کی توہین کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

> "Creed or Religion" means any system of beliefs associated with practices of worship that is adhered to by any significant body of persons in Zimbabwe or any other country; "film", "picture", "publication", "record" and "statue" have the meanings assigned to those terms by section 2 of the Censorship and Entertainments Control Act [Chapter 10:04]; (a) making the statement in a public place or any place to which the public or any section of the public have access; (b) publishing it in any printed or electronic medium for reception by the public; "statement" includes any act, gesture or form of expression, whether verbal, written or visual, but does not include any film, picture, publication, statue or record that is of a bona fide literary or artistic character. 51

عقیدہ یا مذہب کی تعریف کے مطابق عقائد کا نظام جو عبادات کے طریقوں سے منسلک ہو، جو زمباوے یا کسی دوسرے ملک کے افراد کے کسی بھی گروہ سے منسوب ہو۔ "فلم"، "تصویر"، "اشاعت"، "ریکارڈ" اور

" مجسمہ " جس کے معانی اور شرائط سیکشن ۲ سنسر شپ اور تفریحات کنٹرول ایکٹ میں بیان کی گئی ہیں۔ (الف) عوامی جگہ میں کوئی بیان دینا یا کسی بھی ایسی جگہ پر جہاں عوام کو کو رسائی حاصل ہے. (ب) کسی بھی پرنٹ یا الیکٹرانک ذریعے میں اس کی اشاعت کرنا۔ ایسا بیان جو کسی ایکٹ میں شامل ہو، کوئی بھی ایسا اشارہ یا اظہار خواہ وہ زبانی، تحریری یا بصری ہو، کسی بھی فلم، تصویر، اشاعت، مورتی یا ریکارڈ میں ہو جو مستند ادبی یا فنکارانہ کردار ہو۔ پھر اسی سیکشن ۴۲ کی دفعہ دوم میں اس کی سزا تجویز کی گئی ہے۔

> Any person who publicly makes any insulting or otherwise grossly provocative statement that causes offence to persons of a particular race, tribe, place of origin, colour, creed or religion, intending to cause such offence or realising there is a real risk or possibility of doing so, shall be liable to a fine not exceeding level six or imprisonment for a period not exceeding one year or both. 52

کوئی بھی شخص جو عوامی سطح پر کوئی توہین آمیز حرکت کرے یا وہ توہین کسی خاص قبیلے، گروہ، علاقے، رنگ و نسل یا مذہب کے افراد کو مشتعل کرے، یا اشتعال کا امکان و اندیشہ موجود ہو۔ ایسے جرم کا مرتکب شخص درجہ چھ کے جرمانے اور ایک سال تک کی قید کا ذمے دار ہو گا۔

خلاصہ بحث

غیر مسلم ممالک میں مندرجہ بالا قوانین کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے کہ غیر مسلم ممالک میں بھی توہین مذہب و رسالت کو ایک جرم تصور کیا جاتا ہے، اس میں سزا کس درجے کی ہے یا عملی طور پر سزا کا نفاذ کم یا زیادہ یہ نہ ہونے کے برابر بھی ہو، تب بھی اسے جرم تو تصور کیا جا رہا ہے۔ آغاز میں توہین رسالت کے جرائم کی سزا کو بائبل کے اقتباسات سے ذکر کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ سزا الہامی قوانین میں ہمیشہ موجود رہی ہے چنانچہ ان سزاؤں کا نفاذ انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ ایسے میں جب خود ان ممالک میں اس طرح کے جرائم پر قوانین اور سزاؤں کی نظائر موجود ہیں، تو مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکستان میں پائے جانے والے توہین رسالت کے قانون کی مخالفت غیر منصفانہ معلوم ہوتی ہے جبکہ مسلم ممالک کے قوانین اسلامی تعلیمات کی روشنی ہی میں بنائے گئے ہیں ان کا ماخذ قرآن و سنت ہے۔ چنانچہ اسلامی ممالک کے قوانین میں توہین رسالت یا مذہب کی سزا جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نافذ کی جاتی ہے گزشتہ الہامی کتابوں کے عین مطابق ہے یہ کسی فرد واحد یا حکومت یا صرف اسلام کا فیصلہ نہیں ہے مقالہ ہذا میں غیر مسلم ممالک کے قوانین کے مطالعہ سے یہ

بھی ثابت ہو گیا ہے کہ مذہب یا رسول کی توہین کو آج بھی غیر مسلم ممالک کے موجودہ قوانین میں ایک جرم کی حیثیت حاصل ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) کتاب زبور باب ۱۱۹ : ۱۰۷

(۲) کتاب امثال باب ۲۵ : ۳

(۳) انجیل لوقا باب ۲۲: ۶۳، ۶۴

(۴) کتاب امثال باب ۳ : ۳۳، ۳۴

(۵) کتاب احبار باب ۲۴ : ۱۶

(۶) کتاب استثناء باب ۱۷ : ۱۲، ۱۳

(۷) متی کی انجیل باب ۵ : ۱۷، ۱۸

(8) Blashphemy Law in United Kingdom (Retrieved on March 25, 201۷) http://end-blasphemy-laws.org/countries/europe/united-kingdom/

(9) Kamran Hashemi, Religious Legal Traditions, International Human Rights Law and Muslim States, Martinus Nijhoff Lublisher,Leiden, 2008, P 45

(10) BBC News, Gay paper guilty of blasphemy,1977. (Retrieved on March 27, 201۷)http://news.bbc.co.uk/onthisday/hi/dates/stories/july/11/newsid_2499000/2499721.stm

(11) The Telegraph, Erotic poem challenges blasphemy law. Retrieved on March 27, 201۷) http://www.telegraph.co.uk/news/1401051/Erotic-poem-challenges-blasphemy-law.html

(12) BBC News, Springer case dismissed by Lords (Retrieved on March 27, 201۷) http://news.bbc.co.uk/2/hi/entertainment/7279182.stm

(13) Great Britain, Criminal Justice and Immigration Act 2008, Part 4, The Stationery Office,London, 01-May-2008, P 59

(14) Cornell University Law School (Retrieved on March 28, 2017) https://www.law.cornell.edu/constitution/first_amendment

(15) The 190th General Court of The Commonwealth of Massachusetts (Retrieved

on March 28, 2017)https://malegislature.gov/Laws/General Laws/PartIV/TitleI/Chapter272/Section36

(16) Archieves of Marry Land Online (Retrieved on March 28, 2017)http://msa.maryland.gov/megafile/msa/speccol/sc2900/sc2908/000001/000388/pdf/am388--824.pdf

(17) Leonard Williams Levy, Blasphemy in Massachusetts: freedom of conscience and the Abner Kneeland case: A documentary record, Da Capo Press, University of Michigan, 1973, P 45-50

(18) "Smith, Charles Lee" in Gordon Stein, editor, The Encyclopedia of Unbelief, Amherst, NY: Prometheus Books, 1985. P 633–634

(19) Canadian Penal Code, Justice Laws Website, Government of Canada, (Retrieved October 5, 201۷) http://lawslois. justice.gc.ca/eng/acts/C-46/page-150.html#h-89.

(20) Harry Cockburn, Independent News, Canadian parliament passes anti-Islamophobia motion (Retrieved on March 25, 2017)http://www.independent.co.uk/news/world/americas/canada-parliament-anti-islamophobia-motion-pass-muslim-irqa-khalid-david-anderson-racism-faith-a7647851.html

(21) Blashphemy Law in France (Retrieved on April 5, 2017)http://end-blasphemy-laws.org/countries/europe/france/

(22) Official Laws of French Government (Retrieved on April,8 201۷)https://www.legifrance.gouv.fr/affichTexte.do?cidTexte=JORFTEXT000000508749

(23) BBC News, Charlie Hebdo attack: Three days of terror. (Retrieved on April,8 201۷) http://www.bbc.com/news/world-europe-30708237

(24) (Denmark Criminal Code) Order No. 909 of September 27, 2005, as amended by Act Nos. 1389 and 1400 of December 21, 2005, P 43. (Retrieved on March 30, 2017)https://www.unodc.org/tldb/pdf/Denmark_Criminal_Code_2005.pdf

(25) Denmark reactivates 'blasphemy' law to charge man who burned Quran (Retrived on April 1,2017)http://end-blasphemy-laws.org/2017/02/denmark-reactivates-blasphemy-law-to-charge-man-who-burned-quran/

(26) Ibid

(27) (Denmark Criminal Code) Order No. 909 of September 27, 2005, as

amended by Act Nos. 1389 and 1400 of December 21, 2005, P ۱۸. (Retrieved on March 30, 2017)https://www.unodc.org/tldb/pdf/Denmark_Criminal_Code_2005.pdf

(28) General Civil Penal Code of Norway,P.42. (Retrieved on April 1, 2017)http://www.un.org/depts/los/LEGISLATIONANDTREATIES/PDFFILES/NOR_penal_code.pdf

(29) Wendy Zeldin, Norway: Blasphemy Provision to Be Removed from Penal Code, Library of Congress. (Retrieved on April 1, 2017)http://www.loc.gov/law/foreign-news/article/norway-blasphemy-provision-to-be-removed-from-penal-code/

(30) Official, The 150th session of the Thirteenth Knesset, Wednesday, November 24, 1993. Jerusalem.(Retrieved on April 2, 2017)http://knesset.gov.il/tql/knesset_new/knesset13/HTML_27_03_2012_06-21-01-PM/19931124@19931124008@008.html

(31) Ibid

(32) Victorian Current Acts, RACIAL AND RELIGIOUS TOLERANCE ACT 2001 - SECT 25 (Retrieved on April 2, 2017)http://www.austlii.edu.au/au/legis/vic/consol_act/rarta2001265/s25.html

(33) Katharine Gelber, Adrienne Sarah Ackary Stone, Hate Speech and Freedom of Speech in Australia, Federation Press, 2007, P 175

(34) Strafgesetzbuch "German Criminal Code" (Retrieved on April 2, 2017)https://www.gesetze-im-internet.de/stgb/__166.html

(35) Austrian Entire legislation for the 1975 Criminal Procedure Code, Amended version of 04.10.2016, P 81 Blasphemy and Related Laws, Library of Congress. (Retrieved on April 3, 2017)https:// www.loc.gov/law/help/blasphemy/index.php#_ftn72

(36) Brazilian Presidency of the Republic Civil House Sub-Office for Legal Affairs Legislative Decree, 1940 December. CHAPTER I CRIMES AGAINST RELIGIOUS FEELING (Retrieved on Aoril 3, 2017) http://www.planalto.gov.br/ccivil_03/decreto-lei/Del2848compilado.htm

(37) Constitution of Ireland, GOVERNMENT PUBLICATIONS SALE OFFICE SUN ALLIANCE HOUSE, MOLESWORTH STREET, DUBLIN II, P 160 http://www.taoiseach.gov.ie/eng/ Historical_Information/The_Constitution/February_2015_-_Constitution_of_ Ireland

_.pdf

(38) Ireland Defamation Act 2009, PART 5, Criminal Liability, P 26' http://www.irishstatutebook.ie/eli/2009/act/31/enacted/en/pdf

(39) Talia Naamat, Nina Osin, Dina Porat, Legislating for Equality: A Multinational Collection of Non-Discrimination, Martinus Nijhoff Publishers, Leiden, Netherlands, 2012, P 191.

(40) Greek Penal Code,Library of Congress. (Retrieved on April 4, 2017) https://www.loc.gov/law/help/blasphemy/index.php#_ftn72

(41) Constitution of Greece,Article 13, Para 2, P 28 http:// www.hellenicparliament.gr/UserFiles/f3c70a23-7696-49db-9148-f24dce6a27c8/001-156%20aggliko.pdf

(42) Karolina Tagaris, Blasphemy charges filed over gay Jesus play in Greece. Fri Nov 16, 2012 (Retrieved on April 4, 2017) http:// uk.reuters.com/article/ us-greece-blasphemy-idUKBRE8AF0MU20121116

(43) Evan T , Greek artist acquitted of blasphemy charges, 19 April 2013, (Retrieved on April 4, 2017)https://onthewaytoithaca.wordpress.com/2013/04/19/greek-artist-acquitted-of-blasphemy-charges/

(44) Malta, Blashphemy Law, Vilification of the Roman Catholic Apostolic Religion. Added by: XXVIII. 1933.2. (Retrieved on April 5, 2017)http://end-blasphemy-laws.org/countries/europe/malta/

(45) Ibid, Vilification of other cults tolerated by law In Malta. Added by :XXVIII.1933.2

(46) Malta Criminal Code, the Penal Laws and the Laws of Criminal Procedure. CRIMES AGAINST THE RELIGIOUS SENTIMENT, Obstruction of Religious services. Added by: XXVIII. 1933.2.Amended by :XXXVII. 2016.4 ,Page 75 Retrieved on April 5, 2017 http://www.justiceservices.gov.mt/DownloadDocument.aspx?app=lom&itemid=8574

(47) Malta Criminal Code, the Penal Laws and the Laws of Criminal Procedure. Page 178 (Retrieved on April 5, 2017) http://www.justiceservices.gov.mt/DownloadDocument.aspx?app=lom&itemid=8574

(48) Malta Criminal Code, Page 181, Ibid

(49) Malta Independent, Malta Among dwindling number of EU states still with blasphemy laws, Sunday, 2 December 2012. (Retrieved on April, 5 2017) http://www.independent.com.mt/articles/2012-12-02/news/malta-among-dwindling-number-of-eu-states-still-with-blasphemy-laws-470450177/

(50) Zimbabwe's Constitution of 2013, PDF generated: March 28, 2017, P. 15 (Retrieved on April, 5 2017) https://www.constituteproject.org/constitution/Zimbabwe_2013.pdf

(51) Zimbabwe: Criminal Law (Codification and Reform) Act, (Publisher) National Legislative Bodies ؛ CHAPTER IV CRIMES AGAINST PUBLIC ORDER, Section 42, Causing offence to persons of a particular race, religion, P 23 (Retrieved on April, 5 2017) http://www.refworld.org/ docid/4c45b64c2.html

(52) Ibid

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆